فضائل و مناقب قرآن

از جناب مولوی اکرم علی صاحب محمدی مدرس مدرسہ و یجاپور

اعجاز قرآن

اعجاز مصدر ہے عجز سے جس کے معنی ہیں عاجز کرنا۔ ناتوان کرنا۔ جیسے اَعْجَزْتُ زَیْدًا۔ عاجز کردیا میں نے زید کو۔ وَجَدْتُہٗ عاجزًا۔ میں نے اس کو عاجز پایا وغیرہ وغیرہ۔ مصباح المنیر جلد ۲ صفحہ ۲۰ طبع مصر) میں لکھا ہے کہ مصدر کبھی بمعنی فاعل بھی آتا ہے۔ پس اعجاز کے معنی عاجز کرنے کے بھی ہیں، اور معجزہ یعنی عاجز کرنے والے کے بھی۔ اعجاز القرآن سے مراد یہ ہے کہ تمام دنیا کی کتب ارضی و سماوی من کل الوجوہ قران مجید کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ دنیا بھر کے حکماء کی حکمتیں اس کی حکمت کے مقابلہ میں فرومایہ دنیا بھر کے قانون اس کے قانون کے مقابلہ سے قاصر۔ جملہ فصحا و بلغائے عرب و عجم من حیث المجموع اس کے سامنے خاموش۔ دنیا بھر کے ملکوں کی فصاحت و بلاغت اس کے روبرو ہیچ۔ یہ کلام معجز نظام ایسا سہل ممتنع ہے کہ ہر صاحب عقل و فہم اس کو سمجھ سکتا ہے۔ مگر اس کی ایسی ایک چھوٹی سی آیت بھی نہیں بنا سکتا۔

معجزہ رسالت و نبوت کا خاصہ لازمہ ہے جس کے معنی خرق عادت کے ہیں۔ قوت معجزہ ہر نبی و رسول کو من جانب اللہ عطا ہوتی ہے۔ اور کسی وقت زائل نہیں ہوتی۔ نبی و رسول بحکم الٰہی جب چاہے ناممکن کو ممکن کر دکھائے۔

یوں تو ہر نبی و رسول کو خداوند عالم نے وقت اور حالات کے لحاظ سے خاص خاص معجزے

عطا فرمائے تھے۔ مثلاً موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضا اور عصائے موسیٰ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو احیائے موتیٰ وغیرہ۔ مگر ہمارے سردار دو عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آخری نبی تھے اور آپکے بعد اور کوئی نبی آنے والا نہ تھا اس لیے آپ کو ایک ایسا معجزہ عطا فرمایا گیا جو ہمیشہ زندہ اور باقی رہنے والا ہے، جو ابدالاباد تک اپنی شان اعجاز دکھا کر آپ کی نبوت کا ثبوت پیش کرتا رہیگا۔ حق کو حق اور باطل کو باطل کرکے دکھاتا رہیگا۔ اور جس کی موجودگی میں دنیا کو کسی نبی کی حاجت ہی پیش نہ آئے گی۔ وہ معجزہ یہی قرآن مجید ہے اور اُس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ ۝

شب کو محفل میں ہر اک مہ پارہ گرم لاف تھا
صبح وہ خورشید رو نکلا تو مطلع صاف تھا

محققین کی آراء

(۱) بعض فرقۂ معتزلہ کے نزدیک قرآن مجید باعتبار اپنے حسنِ ترتیب و نظم و تسلسل کلام کے معجزہ ہے کیونکہ اس کا اسلوبِ بیان تمام کلام عرب کے نظم و نثر سے نرالا۔ انوکھا۔ جدت و پاکیزگی لیئے ہوئے ہے اور کیوں نہ ہو آخر اُس شہنشاہ حقیقی کا کلام ہی جس کی شان لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اور کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَان ہے، جیسا وہ سب سے بزرگ و بالا۔ برتر و اعلیٰ ہے ویسا ہی اُس کا کلام بھی بلند پایہ و افضل و ارفع ہے۔

(۲) اَشاعرہ اور جاحظ کے نزدیک وجہ اعجاز قرآن اس کی بینظیر فصاحت و بلاغت ہے۔

(۳) بعض متکلمین کے نزدیک غیب کی سچی خبریں دینے کے باعث قرآن مجید معجزہ ہے۔ جیسا کہ آیہ کریمہ غُلِبَتِ الرُّوْمُ سے ظاہر ہے (ملاحظہ ہو الاتقان للسیوطی صفحہ ۱۲۲)۔

(۴) بعض کے خیال میں وجہ اعجاز قرآن پاک یہ ہے کہ وہ دلوں کے بھید ظاہر کرتا ہے۔ جیسا کہ آیہ کریمہ:۔ اِذْ ھَمَّتْ طَّائِفَتٰنِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللہُ وَلِیُّھُمَا الخ

سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ احد میں دو گروہوں نے بزدلی کی تو اللہ برتر نے اُن کی طرف اشارہ فرما دیا۔

(۵) بعض کا خیال ہے کہ قرآن مجید اس لیے معجزہ ہے کہ وہ رسولِ اُمی صلعم (فداہٗ ابی واُمی) کی زبان فیض ترجمان سے نکلا ہے اور بے پایاں خوبیاں رکھتا ہے۔

(۶) بعض کے نزدیک وجہ اعجاز قرآن یہ ہے کہ انسان کے کلام میں حشو و زوائد، نقص وتطویل وغیرہ ہر قسم کا حسن و قبح ہوتا ہے۔ بخلاف قرآن شریف کے کہ وہ باوجود ایک طویل کلام ہونے کے بھی نہایت حُسن صحت سے شروع ہو کر آخر تک ایک ہی سلک میں مُنسلک ہے۔

(۷) کلام مجید چونکہ نہایت موثر ہے اور اپنے اندر ایک خاص قسم کی جاذبیت رکھتا ہے اس لیے وہ معجزہ ہے

(۸) عند البعض۔ قرآن مجید کے تمام احکام وارشادات نہایت مستحکم اور کلی قوانین ہیں لہذا وہ معجزہ ہے۔

(۹) نظام معتزلی و ابن حزم ظاہری کا مذہب ہے کہ وجہ اعجاز قرآن مجید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام فصحا و بلغائے عرب وعجم سے اس بات کی قوت سلب کر لی تھی کہ وہ فرقان حمید کے مقابلہ میں کچھ اپنا کلام پیش کر سکیں (الفصل فی الملل والنحل لابن حزم ص۱۱)

(۱۰) بعض محققین علماء و فضلاء کا خیال ہے کہ قرآن مجید میں چونکہ تناقض و اختلاف اور کسی قسم کا نقص نہیں ہے اس لیے وہ معجزہ ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی و امام فخر الدین رازی رحمہما اللہ نے نظام معتزلی وغیرہ کے خیالات کی بڑے شد و مد سے تردید کی ہے۔ اور بات بھی یہی ہے کہ نظّام کا مذہب غلط اور سراسر غلط ہے۔ کیونکہ جب خداوند متعال نے اُن سے قوت معارضہ ہی سلب کر لی تو اللہ معجز ہوا نہ کہ قرآن شریف۔ حالانکہ خداوند تعالیٰ نے

تو فصحاء و بلغائے عرب کو اُن کے دعویدار فصاحت و بلاغت ہونے کی بنا پر چیلنج دیتا ہے۔

وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝

سورۂ بقرہ ع ۳

اور اگر تم لوگ شک میں ہو اس کتاب (قرآن) کی نسبت جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ صلعم) پر اتاری ہے تو پھر تم اس کی مثل ایک سورت ہی بنا لاؤ اور اپنے حمائتیوں کو بھی بُلا لو جو خدا کے علاوہ ہیں اگر تم سچے ہو - ۱۲

اور دوسری جگہ تو نہایت زور کے ساتھ صاف صاف فرما دیا۔

قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلٰٓى اَنۡ يَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا يَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَلَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ ظَهِيۡرًا ۝

یعنی اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اِن سے کہدیجیے کہ اگر جن و انسان ملکر بھی زور لگائیں کہ اس قرآن کا مثل لے آئیں تب بھی ہرگز نہیں لاسکتے اگرچہ وہ اس کلام میں ایک دوسرے کے مددگار بھی ہوں -

اس سے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ معتزلہ وغیرہ کے خیالات علمی نقطۂ نظر سے بالکل کمزور ہیں۔ چنانچہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ بھی الزامی طور پر جواب دیتے ہیں کہ اگر اہل عرب اللہ تعالیٰ کے عاجز کر دینے سے معارضہ کی تاب نہ لاسکے تو اُن کے دلوں میں پھر قرآن شریف کی غایت درجہ عظمت و شان کیوں تھی (نہایۃ الاعجاز صفحہ ۱) احقر کے نزدیک اقوال علماء میں تو ضرور اختلاف ہے مگر نفس اعجاز قرآن من حیث ہو ہو کے لحاظ سے جملہ اسلامی فرقے اعجاز قرآن کے قائل ہیں - بلکہ اغیار بھی قرآن کی فصاحت و بلاغت وغیرہ کا لوہا مانتے ہیں - جیسا کہ ترجمان القرآن میں پہلے شائع ہوچکا ہے -

عِبَارَاتُنَا شَتّٰى وَحُسۡنُكَ وَاحِدٌ
وَكُلٌّ اِلٰى ذَاكَ الۡجَمَالِ يُشِيۡرُ

فضائل تلاوت قرآن

حدیث :- عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْہُ

یعنی پہلے قرآن مجید کا علم حاصل کرو پھر اُس کو پڑھو (رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ)

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن مجید کی ایک آیۃ سمجھکر پڑھے گا اُس کو سو رکعت نماز نفل کا ثواب ملے گا۔

(۳) سرورِ عالم صلعم فرماتے ہیں کہ میری امت کی سب سے افضل عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔

(۴) اہل اللہ خاص اہلِ قرآن ہی ہیں (یعنی قرآن کے پڑھنے اور عمل کرنے والے)

(۵) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے کہ قرآن شریف خود سیکھے اور لوگوں کو سکھائے۔

(۶) اللہ تعالیٰ قرآن پڑھنے والے کی طرف سب سے زیادہ توجہ کرتا ہے۔ کیونکہ قاری قرآن گویا خدا سے باتیں کرتا ہے۔

(۷) جس نے قرآن پڑھا اُسے ہر حرف پر اتنا ثواب ملیگا جو دوسرے اعمال سے دس حصے زیادہ ہوگا

(۸) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن شریف پڑھا کرو جو اپنے پڑھنے والونکی قیامت کے روز شفاعت کریگا۔

(۹) ایک مرتبہ ارشاد نبوی ہوا کہ انسان کے دل میں لوہے کی طرح زنگ آجاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اُس کو کیونکر دور کیا جائے۔ فرمایا کہ قرآن کی تلاوت اُس کو دور کرتی ہے اور پھر دل کو مجلا کردیتی ہے جیسا کہ تائب توبہ کے بعد پاک و صاف ہوکر اللہ کا مقبول بندہ بن جاتا ہے۔

(۱۰) حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز میں کلام مجید کھڑے ہوکر پڑھے اُس کو ہر حرف کے بدلے سو نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور جو بیٹھکر نماز میں پڑھے اُسے پچاس نیکیوں کا اور جو شخص نماز کے علاوہ باوضو پڑھے تو اُس کو پچیس ۲۵ نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اگر بے وضو پڑھے تو دس نیکیوں کا۔

(ا) قرآن مجید بے وضو پڑھنا جائز ہے مگر چھونا ممنوع ۔ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝

الآیۃ ۔ البتہ اگر کپڑے میں ہو تو مضایقہ نہیں عند الفقہا ۔

(ب) قرآن مجید بفحوائے آیۃ کریمہ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

الرَّجِیْمِ ۝ جس وقت پڑھے تو اول اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ ۔ پڑھکر تلاوت کرے ۔

(ج) قرآن مجید پڑھتے ہیں اگر مجبوراً کسی سے کلام کرنے کی ضرورت ہو تو بھی اعوذ باللہ الخ پڑھکر

آگے کو پڑھے اگر بحالت تغیظ وغضب اعوذ باللہ الخ پڑھ لے تو غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے (نسائی)

(د) قرآن مجید کو بحالت جنابت چھونا اور پڑھنا منع ہے ۔

(۱۱) ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دل میں قرآن ہو اس پر اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا

یعنی حافظ قرآن پر بشرطیکہ نے عمل اور مشرک نہ ہو ۔

مسئلہ ۔ اجرت پر قرآن مجید پڑھانا درست ہے (لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الآیۃ

(۱۲) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قرآن پڑھو ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے ۔

(۱۳) جناب امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواہ قرآن شریف بمعنی سمجھکر پڑھا جائے یا

معنی معلوم نہ ہوں دونوں حالتوں میں تقرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے ۔

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی ہر آیۃ جنت کا درجہ رکھتی ہے اور قرآن

تمہارے گھر کا چراغ ہے ۔ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ گھر نیکیوں سے بھر جاتا ہے ۔

(۱۵) حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی قرآن پڑھتا ہے تو فرشتے اس کی

آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتے ہیں ۔

(۱۶) جو مومن قرآن مجید پڑھا ہوا ہے اسکو دس آیات کم از کم روزانہ پڑھنی چاہئیں ۔

مگر افسوس صد افسوس ہمارے آجکل کے اکثر امیر اُمراء اول تو قرآن مجید پڑھے ہوئے نہیں ہیں اور بعض پڑھے بھی ہیں تو وہ پڑھتے ہوئے شرماتے ہیں۔ غربا میں بھی آج کل قرآن شریف کا پڑھنا رسماً رہ گیا ہے مثلاً گیارہویں بارہویں یا کسی کے پھولوں (زیارت) ہیں۔ دہم چہلم ششماہی برسی ہیں یا کوئی مریض ہو۔ اور وہ بھی ناجائز طریقہ سے کہ کچھ لوگ مسجد یا کسی مکان میں جمع ہو کر باہم چلا چلا کر پڑھتے ہیں جس سے اور گنہگار ہوتے ہیں۔ کیونکہ باری عزاسمہٗ کا تو یہ حکم ہے کہ جب قرآن مجید پڑھا جائے تو تم اُس کو سُنو اس میں تمہارے واسطے بہتری ہے۔ (اذا قُرِءَ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا)۔ چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیۃ کا عام حکم متصور کرکے فاتحہ خلف الامام تک کو منع فرمایا ہے۔ لیکن ہمارے حنفی بھائی من وجہ تو مقلد ہیں اور من وجہ غیر مقلد بلکہ اپنی طبیعت اور اغراض کے بندے ہیں۔ کیونکہ جب سب لوگ آپس میں قرآن پڑھیں گے تو کیونکر سن سکینگے۔

آداب تلاوت قرآن

قرآن مجید کی تلاوت کا سب سے پہلا ادب یہ ہے کہ پڑھنے والا باوضو نہایت ادب کے ساتھ قبلہ رو گردن جھکا کر بیٹھے تکیہ وغیرہ نہ لگائے نشست میں نخوت و غرور کا شائبہ تک نہ ہو۔

(۲) کلام مجید کو رحل یا پاک صاف تکیہ وغیرہ پر رکھے۔ آیات قرآنی کو با ترتیل ٹھہر ٹھہر کر زیر زبر کی صحت کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ حروف اپنے صحیح مخارج سے ادا ہوں اور ہر لفظ صاف طور سے سنائی دے۔

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن ایک ہفتہ میں ختم کیا کرو

(۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہفتہ میں کلام مجید کو اس طرح ختم فرماتے تھے۔ کہ شب جمعہ کو شروع سے سورہ مائدہ تک شنبہ کی رات کو سورہ انعام سے سورہ ہود تک۔ یکشنبہ کی شب کو سورہ یوسف سے سورہ مریم تک اور دوشنبہ کی رات کو سورہ طہ سے قصص تک سہ شنبہ کی شب کو سورہ عنکبوت سے صٓ تک چہارشنبہ کی رات کو زمر سے سورہ رحمٰن تک پنجشنبہ کی شب کو سورہ واقعہ سے آخر تک تلاوت کرتے

(۵) اب اگر کوئی شخص قرآن مجید کے معنی جاننا ہو یا مسئی سمجھنے کی غرض سے ترجمے کے ساتھ

اس سے بھی زیادہ توقف کے ساتھ پڑھے - تو اور بھی زیادہ باعث ثواب و فلاح دارین ہے

(۶) بعض کے نزدیک کم از کم تین روز میں بھی قرآن مجید کو تلاوۃً تراویح وغیرہ میں پڑھنا درست ہے
رمضان شریف میں بعض حفاظ شبینہ کے نام سے جو رات بھر میں قرآن مجید کو ختم کرتے ہیں وہ تکلیف مالا یطاق
اور بے ثبوت ہے -

(۷) قرآن شریف کی تلاوت میں رونا مستحب ہے حضور اقدس صلعم نے فرمایا ہے کہ قرآن کو پڑھو اور
گریہ کرو ورنہ کم از کم رونے کی ہیئت ہی اختیار کرو - خاصکر آیات عذاب تہدید - وعید - عہد و میثاق اور
اوامر و نواہی کے وقت کہ خلوص اور عاجزی مترشح ہو - رونا رحمت الہی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ ہے

(۸) جب سجدے کی آیتوں میں سے کوئی آیۃ آئے تو کمال عجز کے ساتھ ایک سجدہ کرے -

(۹) تلاوت قرآن مجید کی ابتدا اعوذ باللہ الخ سے کرے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا
ہے اور جب تلاوت ختم کرے تو صدق اللہ العلی العظیم - کہے -

بہر حال تلاوت قرآن خلوص نیت کے ساتھ ہونا چاہیئے - خواہ آواز سے پڑھے -
خواہ آہستہ - لیکن ایسے مواقع پر کہ لوگ اپنی باتوں میں ہوں یا سفر ریل وغیرہ میں تو آہستہ
پڑھنا ضروری ہے - اگر سامعین قاری کی طرف متوجہ ہوں تو آواز سے پڑھنا چاہیئے -
اور تنہائی میں اختیار رہے خواہ آہستہ پڑھے - جیسا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات
کو تلاوت کرتے تھے - خواہ آواز سے پڑھے - جیسا کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
رات کو پڑھتے تھے -

(۱۰) حضرت جبریل علیہ السلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سال میں -
ایک بار دور کراتے تھے - اور آخر سال میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مرتبہ قرآن کا دور کرایا ہے
بس اگر ہم امتیان محمد صلعم بھی کم از کم سال میں دو مرتبہ قرآن مجید کو پڑھ لیا کریں کہ ایک بار

رمضان شریف میں اور ایک بار باقی گیارہ میں تو بہت کافی ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ۔)

(۱۱) حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تفسیر اور مطلب کو بغیر دریافت کیے حضور انور صلعم سے اپنی طرف سے نہیں فرماتے تھے۔ پس قرآن مجید کے معنی اپنی طرف سے یا سُنے سُنائے بیان کرنا اور بالخصوص تاویلات کرنا بڑا گناہ ہے۔